شیر اور چُوہا

سردی کا موسم تھا۔ ایک شیر آرام سے دُھوپ میں سو رہا تھا۔ ایک چُوہا اُدھر آ نِکلا۔ وہ شیر کے پاس گیا۔ اُس نے دیکھا کہ شیر سو رہا ہے۔

چُوہا پہلے شیر کی دُم پر چڑھا۔ پھر ذرا آگے بڑھا اور شیر کی پیٹھ پر آگیا۔ پھر ذرا اور آگے بڑھا تو شیر کی گردن پر جا پُہنچا۔

چُوہے کو گردن کے بال بہُت اچھّے لگے۔ وہ بالوں میں گھُس گیا اور خُوب اُچھلا کُودا۔ چُوہا اُچھلا کُودا تو شیر کی آنکھ کھُل گئی۔ اُس نے چُوہے کو پکڑ لیا۔ چُوہا بہُت گھبرایا۔ اُس نے شیر سے کہا۔ "جنگل کے بادشاہ مجھے مُعاف کر دو۔" شیر نے چُوہے کو چھوڑ دِیا۔ چُوہا خُوش

ہو کر بولا "جنگل کے بادشاہ ! مَیں کِسی دن اس اِحسان کا بدلہ دُوں گا۔" شیر ہَنس دیا۔

کُچھ دن بعد ایک شِکاری جنگل میں آیا۔ اُس نے جال لگایا۔ شیر شِکاری کے جال میں پھنس گیا۔ اُس دن چُوہا بھی اُدھر آ نِکلا۔

اُس نے دیکھا شیر جال میں پھنسا ہُوا ہے۔ وہ آگے بڑھا اور اپنے تیز دانتوں سے جال کاٹنے لگا۔ تھوڑی دیر میں جال کٹ گیا۔ شیر جال سے باہر نِکل آیا۔ اُس نے چُوہے سے کہا۔ "تُم نے مُجھ پر بڑا اِحسان کیا۔" چُوہا بولا۔

"جنگل کے بادشاہ ! مَیں نے تو اپنا فَرض ادا کیا ہے۔"

دونوں خُوش خُوش چلے گئے۔